کیا قرآن میں ہر جگہ

دعا کا معنی پکار ہے؟

(رد وھابیہ دیوبندیہ نجدیہ)

خلیل احمد رانا

باسمہٖ تعالیٰ

کیا قرآن میں ہر جگہ لفظ ''دُعا'' کا معنی پکار ہے ؟

ترتیب۔ خلیل احمد رانا

آجکل کے خوارج یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں دُعا کا معنی ہر جگہ پکارنا ہے اور غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے اور چونکہ اس سے لازم آجاتا ہے کہ کسی شخص کا کسی حاجت کے لئے یا بغیر حاجت کے کسی غیر اللہ کو پکارنا شرک اور ناجائز ہو، حالانکہ یہ خلاف عقل ونقل ہے خصوصاً آیت کریمہ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضاً (سورۃ نور: آیت ٦٣) (رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے) اس کے جواز کی بیّن دلیل ہے، اس لئے ان حضرات کو اِن آیات میں کئی من گھڑت قیود لگانے کی ضرورت محسوس ہوئی، کبھی کہتے ہیں کہ غائب کو پکارنا شرک ہے، کبھی کہتے ہیں مردہ کو پکارنا شرک ہے، کبھی کہتے ہیں دُور سے سننے کے لئے پکارنا شرک ہے، کبھی کہتے ہیں مافوق الاسباب سنانے کے لئے دُور سے پکارنا شرک ہے اور کہتے ہیں کہ کسی غیر اللہ کو پکارنا اس کو رب ومعبود بنانا ہے، اتنا خیال نہیں کرتے کہ جب پکارنا عبادت کرنا ہوا تو ان قیود کی کیا ضرورت ہے؟ عبادت تو غیر اللہ کی ہر حال میں شرک ہے، اور یہ نہیں جانتے کہ قرآن کریم کے لفظ مطلق کو خبر واحد سے بھی مقید کرنا جائز نہیں ہوتا چہ جائیکہ من گھڑت قیود سے اپنے فاسد عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے مقید کرنا۔

اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کی عبادت کرنا شرک ہے، کفار ومشرکین اپنے بتوں کو الٰہ مانتے تھے اور ان کی عبادت کرتے تھے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ

لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ، وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ (سورة الصّٰفات : آیت ۳۵،۳٦) " بے شک جب ان سے کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اُونچے کھینچتے تھے اور کہتے تھے کیا ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے"۔

اگر آج بھی کوئی کسی انسان یا غیر انسان کو وہ زندہ ہو یا مردہ، اِلٰہ مانے اور اس عبادت کرے یا اس کو دُور یا نزدیک سے پکارے تو شرک ہے، لیکن محض کسی کو نداء کرنا جب کہ اُس کو الٰہ نہ مانے تو اس کو شرک کہنا بہت بڑی جسارت ہے، حقیقت یہ ہے کہ جو دُعا شرک ہے وہ ہر حال میں شرک ہے اور جو شرک نہیں وہ کسی حال میں بھی شرک نہیں، انسان ہو یا غیر انسان، زندہ ہو یا مردہ، نزدیک ہو یا دُور یہ سب قیدیں لگانا من گھڑت ہیں، اگر دُور سے پکارنا شرک ہے تو کیا کسی بت کے پاس بیٹھ کر پکارنا شرک نہیں؟ اگر کوئی کہے کہ یہ بے جان ہیں اس لئے ان کو نزدیک سے پکارنا بھی شرک ہے، تو ان لوگوں کے بارے میں کیا کہا جائے گا جو زندہ فرعون کے سامنے کھڑے ہو کر اس کی عبادت کرتے تھے اور اس سے فریاد کرتے تھے؟ یقیناً وہ بھی مشرک تھے، اگرچہ وہ زندہ کو نزدیک سے پکارتے تھے، تو جو بات فرق کرتی ہے وہ یہ ہے کہ پکارنے والا جس کو پکار رہا ہے اگر وہ اس کو الٰہ اور معبود سمجھ کر پکارتا ہے تو یہ شرک ہے، خواہ دُور سے ہو یا نزدیک سے ہو، وہ زندہ ہو یا مردہ۔

"دُعا" کا معنی ہر جگہ پکارنا نہیں ہے، یہ وہابیہ کی طرف سے قرآن کریم معنوی تحریف ہے، حدیث پاک میں ہے من فسر القرآن برأية فليتبوء مقعده من النار (متفق علیہ) یعنی جو قرآن کے معنی من گھڑت کرتا ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھے، اگر ہر جگہ "دُعا" کے معانی پکارنا کر کے اسے شرک تصور کیا جائے تو اس فتوٰی کی زد میں اہل سنت ہی نہیں بلکہ معاذ اللہ انبیاء علیہم السلام بلکہ اللہ تعالٰی کی ذات اقدس بھی آتی ہے، قرآن کریم میں ہے :

يا ايها الذين استجيبوا لله وللرسول اذا دعا كم لما يحييكم

(سورۃ الانفال: آیت ۲۴)

(اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی)

اس میں اللہ اور رسول ﷺ کا مسلمانوں کو پکارنا ثابت ہے اور ظاہر ہے کہ غیر اللہ کو پکارنا شرک ہو تو خدا اور رسول بھی اس کی زد میں آتے ہیں، حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی:

رب انی دعوت قومی لیلاً ونھارا (سورۃ نوح)

(اے میرے پروردگار میں نے اپنی قوم کو رات دن پکارا)

اگر مطلقاً پکارنا شرک ہو تو وہابیہ کے فتوے کی رو سے حضرت نوح علیہ السلام بھی نہیں بچتے۔

امام حافظ شمس الدین سخاوی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۹۰۲ھ) فرماتے ہیں:

"فی اللغۃ الدعا ء وھو علی نوعین دُعا ء عبادۃ ودُعا مسألۃ"

ترجمہ۔ لغت میں دُعا کی دو قسمیں ہیں دُعا عبادت اور دُعا مسئلہ۔

(القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع، مطبوعہ مصر، ص ۱۷)

ابن قیم الجوزیہ (متوفی ۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

"والدعا ء نوعان: دعاء عبادۃ، ودعا مسألۃ"

(جلاء الافہام، مطبوعہ مصر، ص ۱۶۰)

ترجمہ۔ دُعا کی دو قسمیں ہیں، دُعا عبادت اور دُعا مسئلہ۔

یعنی ایک دُعا بمعنی عبادت ہے اور ایک دُعا بمعنی سوال ہے، عبادت کرنے والے کو بھی داعی کہتے ہیں اور سائل کو بھی داعی کہا جاتا ہے۔

امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۰۲ھ) فرماتے ہیں:

''الدُعا'' کے معنی نداء، سوال، طلب، مدد، قول، پکار، بلانا کے بھی ہیں۔

(مفردات القرآن، مطبوعہ بیروت، ص ۱۶۹، ۱۷۰)

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ (متوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں قرآن کریم میں لفظ ''دُعا'' چھ معنوں میں استعمال ہوا ہے :

'' ومن ذلك الدعا ورد على اوجه العبادة ولا تدع من دون الله مالا ينفعك ولا يضرك والاستعانة وادعو اشهداء كم والسوال ادعونى استجب لكم والقول دعواهم فيها سبحانك اللهم والنداء يوم يدعوكم والتسمية لا تجعلوا دعاء الرسول بينكم كدعاء بعضكم بعضا''۔

(تفسیر اتقان، مطبوعہ سعودی عرب، ص ۹۸۵، ۹۸۶)

ترجمہ۔ اوران الفاظ میں سے جو متعدد معنوں میں آتے ہیں، لفظ دُعا ہے اس کا معنی عبادت ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ولا تدع من دون الله مالا ينفعك ولا يضرك**، اور تم ان کی عبادت نہ کرو جو تمہیں نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتے ۔ اور استعانت جیسے **وادعوا شهداء كم**۔ اورسوال جیسے **ادعونى استجب لم**۔ اورقول جیسے **دعواهم فيها سبحانك اللهم**۔ اورنداء جیسے **يوم يدعوكم**۔ اورتسمیہ جیسے **لا تجعلوا دعا الرسول بينكم كدعا ء بعضكم بعضاً**۔

گویا مفسر قرآن امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرمارہے ہیں کہ وہابیہ جہاں ''دُعا'' کے معنی ''پکار'' کر کے اہل سنت پرفتویٰ شرک لگاتے ہیں وہاں دُعا کے معنی پکار نہیں بلکہ عبادت ہے۔

اس آیت **ولا تدع من دون الله مالا ينفعك ولا يضرك** (سورۃ یونس، آیت ۱۰۶) کے ترجمہ میں وہابیہ کی تحریف۔ وہابیہ نے '' **تدع** '' کا ترجمہ پکار کر کے اپنے وہابی عقیدہ کو ترجمہ قرآن میں داخل کیا۔

مولوی فتح محمد خاں کا ترجمہ۔ ’’اور خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کو نہ پکارنا جو نہ تمہارا کچھ بھلا کر سکے اور نہ کچھ بگاڑ سکے‘‘۔

ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ۔ ’’اور خدا کے سوا کسی کو نہ پکارنا کہ وہ تجھ کو نہ تو نفع ہی پہنچا سکتا ہے اور نہ تجھ کو نقصان‘‘۔

مودودی صاحب کا ترجمہ۔ اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی ہستی کو نہ پکار جو تجھے نہ فائدہ پہنچا سکتی ہے نہ نقصان‘‘۔

مولوی محمود الحسن دیوبندی کا ترجمہ۔ ’’اور مت پکار اللہ کے سوا ایسے کو نہ بھلا کرے تیرا اور بُرا‘‘۔

امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کا صحیح ترجمہ

’’اور اللہ کے سوا اس کی بندگی نہ کر جو نہ تیرا بھلا کر سکے نہ برا‘‘

امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ نے ’’تدع‘‘ کا ترجمہ وہی کیا ہے جو امام جلال الدین سیوطی نے کیا۔

امام المفسرین سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :

(ولا تدع) لا تعبد (من دون اللہ مالا ینفعك) فی الدنیا والآخرۃ ان عبدت (ولایضرك) ان لم تعبدہ (فان فعلت) عبدت۔ (تفسیر ابن عباس)

’’اور نہ عبادت کر اللہ کے سوا اس کی جو تجھے نفع نہ پہنچا سکے گا دنیا اور آخرت میں اگر تو اس کی عبادت کرے، اور نہ تجھے نقصان پہنچا سکے گا اگر تو نے اس کی عبادت نہ کی‘‘۔

اعتراض

حدیث میں ہے ’’الدعا مخ العبادۃ‘‘ کہ پکارنا عبادت کا مغز ہے، لہذا اگر دُعا کا معنی عبادت کیا جائے تو معنی یہ ہوں گے کہ عبادت، عبادت کا مغز ہے، اور یہ غلط ہے لہذا ثابت ہوا کہ دُعا کے معنی پکارنا ہیں۔

جواب

جیسا کہ عرض کیا ہے **ولا تدع من دون اللہ مالا ینفعك ولا یضرك** میں دُعا کے معنی عبادت ہیں، دُعا کے چھ معنوں میں ہر ایک اپنی اپنی جگہ استعمال ہوا ہے، اس کے معنی پکارنے کے بھی آتے ہیں، جیسے قرآن کریم میں ہے **یوم یدعوا کل اناس بامامھم** کہ قیامت کے دن لوگوں کے ہر گروہ کو ان کے پیشوا کے ساتھ بلایا جائے گا، حدیث می جو **الدعا مخ العبادۃ** ہے، اس سے مراد پکار نہیں ہے بلکہ سوال ہے کیونکہ اس کا ایک معنی سوال بھی ہے جیسا کہ تفسیر اتقان میں امام سیوطی نے بیان کیا، لہذا حدیث کا ترجمہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا عبادت کا مغز ہے، یعنی وہ سوال جو عبادت میں کیا جاتا ہے، جسے ہم دُعا سے تعبیر کرتے ہیں مثلاً **رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ** الخ یہ بندے کے حق میں عبادت کا مغز ہے اس سے کسی کو انکار نہیں ہے، مگر یہ معنی نہیں کہ ہر سوال یا ہر پکار عبادت ہے بلکہ وہ سوال یا وہ پکار جس کے ذریعے ہم عبادت کے اندر اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتے ہیں وہ عبادت کا مغز ہے، کیونکہ عبادت انتہائی تواضع سے عبارت ہے اور بندہ جب اپنے معبود برحق سے سوال کرتا ہے تو انتہائی تواضع سے سوال کرتا ہے، اس اعتبار سے دُعا جو عبادت میں کی جاتی ہے وہ بڑی اہمیت رکھتی ہے، تو گویا عبادت ہے ہی وہی دُعا، جیسے حدیث میں ہے حج عرفہ کا وقوف ہی ہے، گویا کسی عبادت کے جو مختلف ارکان ہوتے ہیں اس کے کسی خاص رُکن وجز کی اہمیت کے پیش نظر اس جز پر کل کا اطلاق ہوتا ہے۔

دُعا اور عبادت میں نسبت

کسی صاحب علم سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ دُعا اور عبادت میں نسب اربعہ میں سے عام وخاص من وجہ کی نسبت ہے جس میں تین مادے ہیں، ایک اجتماعی اور دو افتراقی، کسی مسلمان کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا عبادت بھی ہے اور دُعا بھی ہے، یہ اجتماعی مادہ ہے، کیونکہ اس میں دُعا اور عبادت دونوں جمع ہیں، اور **لا تجعلوا دعا الرسول بینکم کدعاء بعضکم**

بعضا میں دُعا تو ہے عبادت نہیں، یہ ایک افتراقی مادہ ہوا کہ یہاں عبادت دُعا سے علیحدہ ہوگئی۔ اور زکوٰۃ عبادت تو ہے مگر دُعا نہیں، یہ دوسرا افتراقی مادہ ہے، یہاں دُعا عبادت سے علیحدہ ہوجاتی ہے، جیسے عبادت وقیام میں عام وخاص من وجہ کی نسبت ہے، بعض قیام عبادت ہے، نہ کہ ہر قیام عبادت اور نہ ہر عبادت قیام۔ وہابیہ اس علمی گہرائی سے بے خبر ہونے کی وجہ سے دُعا اور عبادت تساوی کی نسبت تصور کرتے ہیں جو نہ صرف غلط ہے بلکہ ضلالت وگمراہی بھی ہے۔

غیر مقلدین کے نواب وحید الزماں ''دُعا'' کے معنی دو قسم پر کرتے ہیں :

'' اَلدُّعَآءُ الشَّرْعِیُ عِبَادَۃٌ کَا لصَّلٰوۃِ فَلَا یَجُوْزُ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَھِیَ الْمُرَادُ فِیالْاٰیَاتِ الَّتِیْ وَرَدَ فِیْھَا لَفْظُ الدُّعَآءِ ۔ اَمَّا اَلدُّعَآءُ لُّلغُوِیْ بِمَعْنَی اِنْدَآءِ فَتَجُوزُ لِغَیْرِ اللّٰہِ تَعَالیٰ مُطْلقاً سَوَآءٌ کَانَ حَیّاً اَوْ مَیّتاً ''۔

(ہدیۃ المہدی (عربی)، مطبوعہ سیالکوٹ، ص۲۳)

ترجمہ۔ ''دُعا'' (کا) شرعی (معنی) عبادت ہے، جیسا کہ نماز، تو یہ غیر اللہ کے لئے جائز نہیں اور یہی (معنی) اُن آیات میں مراد ہے جن میں لفظ دُعا وارد ہوا ہے۔ اور دُعا کے لغوی معنی نداء کے ہیں، تو یہ مطلقاً غیر اللہ کے لئے جائز ہے، خواہ زندہ کو پکارا جائے یا فوت شدہ کو۔

تدعون کے معنی

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے **فلا تدع مع اللہ الھاً اٰخر** (سورۃ القصص: آیت ۸۸) کا ترجمہ یوں کیا ہے ''تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج'' اس پر تبصرہ کرتے ہوئے جماعت اسلامی کے ماہر القادری صاحب رقم طراز ہیں:

'' قرآنی لغات میں دعوت کے معنی پوجنے کے نہیں بلکہ بلانے کے دیئے گئے ہیں''

(ماہنامہ فاران، کراچی، شمارہ مارچ ۱۹۷۶ء، ص۲۴)

جواب

قرآن کریم میں **تدعون، یدعون** اور **دعوت** سے ماخذ دیگر صیغوں کا عبادت کے

معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔

دیکھئے حافظ سیوطی اور علامہ محمود آلوسی **ان الذین تدعون من دون اللہ** میں **تدعون** کی تفسیر **تعبدون** سے کرتے ہیں (تفسیر جلالین، تفسیر روح المعانی)، اسی طرح شیخ ابو سعود، علامہ اسماعیل حقی اور محمود آلوسی نے اپنی اپنی تفسیروں میں **انما ادعو ربی** کی تفسیر **انما اعبد ربی** کے ساتھ کی ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی متعدد جگہ لفظ "**دعوت**" کے صیغوں کا ترجمہ "**عبادت**" کیا ہے، مثلاً :

- إِن **يَدْعُونَ** مِن دُونِهِ إِلَّآ إِنَاثًا (سورۃ النساء: آیت ۱۱۷)
  (یہ لوگ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف چند زنانی چیزوں کی **عبادت** کرتے ہیں)
- الَّذِينَ **تَدْعُونَ** مِن دُونِ اللّٰهِ (سورۃ الانعام: آیت ۵۶)
  (جن کی تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر **عبادت** کرتے ہو)
- قُلْ **أَنَدْعُو** مِن دُونِ اللّٰه (سورۃ الانعام: آیت ۷۱)
  (آپ کہہ دیجئے کہ کیا ہم اللہ کے سوا ایسی چیز **عبادت** کریں)
- الَّذِينَ **يَدْعُونَ** مِن دُونِ اللّٰهِ (سورۃ الانعام: آیت ۱۰۸)
  (جن کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر **عبادت** کرتے ہیں)
- وَ**ادْعُوهُ** مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ (سورۃ الاعراف: آیت ۲۹)
  (اور اللہ کی **عبادت** اس طور پر کرو کہ اس عبادت کو خاص اللہ ہی کے واسطے رکھا کرو)
- **تَدْعُونَ** مِن دُونِ اللّٰه (سورۃ الاعراف: آیت ۳۷)
  (جن کی تم خدا کو چھوڑ کر **عبادت** کیا کرتے تھے)
- إِنَّ الَّذِينَ **تَدْعُونَ** مِن دُونِ اللّٰهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ (سورۃ الاعراف: آیت

(واقعی تم خدا کو چھوڑ کر جن لوگوں کی **عبادت** کرتے ہو وہ بھی تم ہی جیسے بندے ہیں)

- وَالَّذِيْنَ **تَدْعُونَ** مِن دُونِهِ (سورۃ الاعراف: آیت ۱۹۷)
  (اور تم جن لوگوں کی خدا کو چھوڑ کر **عبادت** کرتے ہو)
- وَلَا **تَدْعُ** مِن دُونِ اللّٰه (سورۃ یونس: آیت ۱۰۶)
  (اور خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی **عبادت** مت کرنا)
- **يَدْعُونَ** مِن دُونِ اللّٰه (سورۃ ھود: آیت ۱۰۱)
  (جن کو وہ خدا کو چھوڑ کر **پوجتے** تھے)
- وَالَّذِيْنَ **يَدْعُونَ** مِن دُونِ اللّٰهِ (سورۃ النحل: آیت ۲۰)
  (اور جن کو یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر **عبادت** کرتے ہیں)
- **نَدْعُوْ** مِن دُونِك (سورۃ النحل: آیت ۸۶)
  (آپ کو چھوڑ کر ہم ان کی **پوجا** کرتے تھے)
- مَن **تَدْعُونَ** إِلَّا إِيَّاهُ (سورۃ بنی اسرائیل: آیت ٦۷)
  (بجز خدا کے اور جتنوں کی تم **عبادت** کرتے تھے)
- لَن **نَّدْعُوَ** مِن دُونِهِ إِلَهاً (سورۃ الکھف: آیت ۱۴)
  (ہم تو اس کو چھوڑ کر کسی معبود کی **عبادت** نہ کریں گے)
- وَمَا **تَدْعُونَ** مِن دُونِ اللَّهِ و**أَدْعُو** رَبِّى عَسَى أَلَّا أَكُونَ **بِدُعَآءِ** رَبِّىْ شَقِيّاً (سورۃ مریم: آیت ۴۸)

(اور جن کی تم خدا کو چھوڑ کر **عبادت** کر رہے ہو ان سے کنارہ کرتا ہوں اور اپنے رب کی **عبادت** کروں گا اُمید ہے کہ اپنے رب کی **عبادت** کر کے محروم نہ رہوں گا)

- يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ (سورۃ الحج: آیت ۱۲)

(خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرنے لگا)

- يَدْعُو (سورۃ الحج: آیت ۱۳)

(وہ ایسے کی عبادت کر رہا ہے)

- وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ (سورۃ الحج: آیت ۶۲)

(اور جن چیزوں کی اللہ کے سوا یہ لوگ عبادت کر رہے ہیں)

- إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ (سورۃ الحج: آیت ۷۳)

(جن کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو)

- وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ (سورۃ المؤمنون: آیت ۱۱۷)

(اور کوئی شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی بھی عبادت کرے)

- وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ (سورۃ الفرقان: آیت ۶۸)

(اور جو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی پرستش نہیں کرتے)

- فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ (سورۃ الشعراء: آیت ۲۱۳)

(سو تم خدا کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت مت کرنا)

- مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ (سورۃ العنکبوت: آیت ۴۲)

(جس کو وہ لوگ خدا کے سوا پوج رہے ہیں)

- يَدْعُونَ مِن دُونِهِ (سورۃ لقمان: آیت ۳۰)

(اللہ کے سوا یہ لوگ عبادت کر رہے ہیں)

- تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ (سورۃ الفاطر: آیت ۴۰)

(جن کو تم خدا کے سوا پوجا کرتے ہو)

- أَتَدْعُونَ بَعْلًا (سورۃ الصّٰفّٰت: آیت ۱۲۵)

(کیا تم بعل کو پوجتے ہو)

- مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ (سورۃ الزمر: آیت ۳۸)

(خدا کے سوا تم جن معبودوں کو پوجتے ہو)

- بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو مِن قَبْلُ شَيْئاً (سورۃ المؤمن: آیت ۷۴)

(بلکہ ہم اس کے قبل کسی کو بھی نہیں پوجتے تھے)

- مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ (سورۃ حم السجدۃ: آیت ۴۸)

(جن کو یہ لوگ پہلے سے پوجا کرتے تھے)

- مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ (سورۃ الاحقاف: آیت ۴)

(جن چیزوں کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو)

- فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَداً (سورۃ الجن: آیت ۱۸)

(اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کی عبادت مت کرو)

- وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ (سورۃ الجن: آیت ۱۹)

(اور جب خدا کا بندہ خدا کی عبادت کرنے کھڑا ہوتا ہے)

- قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي (سورۃ الجن: آیت ۲۰)

(آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں)

مولوی محمود حسن دیوبندی کا ترجمہ

- الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ (سورۃ الانعام: آیت ۱۰۸)

(جن کی یہ پرستش کرتے ہیں اللہ کے سوا)

- وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ (سورۃ مریم: آیت ۴۸)

(اور چھوڑتا ہوں تم کو اور جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا)

- وَأَدْعُو رَبِّي (سورۃ مریم: آیت ۴۸)

(اور میں بندگی کروں گا اپنے رب کی)

- عَسَى أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاء رَبِّي شَقِيّاً (سورۃ مریم: آیت ۴۸)

(اُمید ہے کہ نہ رہوں گا اپنے رب کی بندگی کر کر محروم)

- إِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ (سورۃ الحج: آیت ۷۳)

(جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے)

- مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ (سورۃ الزمر: آیت ۳۸)

(جن کو پوجتے ہو اللہ کے سوائے)

مودودی صاحب کا ترجمہ

- إِن يَدْعُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا إِنَاثاً وَإِن يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَاناً مَّرِيْد (سورۃ النساء: آیت ۱۱۷)

(وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں، وہ اُس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں)

ان آیات میں ان لوگوں نے دعوت کا ترجمہ عبادت، بندگی اور پوجنا کیا ہے، "پکار" نہیں کیا، تو اَب معترض کو چاہیئے کہ جس طرح مظلوم امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ پر "دُعا"، "دعوت"، "تدعون"، یدعون" اور "یدعُو" کا ترجمہ "پوجا" کرنے پر تحریف قرآن کا الزام لگایا ہے، اسی طرح ان پر بھی تحریف قرآن کا الزام لگائے، انصاف کا تقاضا تو یہی ہے، معترض کو اَب یہ بات تسلیم کرلینی چاہیئے کہ قرآن کریم میں لفظ "دعوت" کا استعمال "عبادت" کے معنی میں بھی ہوا ہے۔

مفسرین کرام نے بھی یدعون، تدعون، تدعو، یدعو، ادعو کا ترجمہ "یعبدون" کیا ہے، مثلاً :

۱۔ وان یدعون الا شیطانا مریدا (النساء، آیت ۱۱۷)

وهم انما یعبدون ابلیس فی نفس الامر (تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۵۵۶)

(وہ دراصل صرف شیطان کی عبادت کرتے ہیں)

۲۔ **تدعون من دون اللہ** (الانعام، آیت ۵۶۔ الاعراف، آیت ۳۷، ۱۹۴)

تـدعـون بـمـعـنـی تـعـبـدون (قرطبی، جز ۶، ص ۴۳۷۔ مظہری، ج ۳، ص ۵۰۰۔ قرطبی، جز ۷، ص ۲۰۴، ۳۴۲)

(تدعون کا معنی ہے تم عبادت کرتے ہو)

وتدعون قل بن عباس معناه تعبدون (البحر المحیط، ج ۴، ص ۱۴۳)

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا **تدعون** کا معنی ہے **تعبدون**)

۳۔ **وان المساجد للہ فلا تدعو مع اللہ احدا** (الجن، آیت ۱۸)

(فلا تدعوا) اَیْ فلا تعبدوا فیها (مع اللہ) غیره (روح المعانی، پ ۲۹، ص ۹۱۔ بیضاوی، ج ۲، ص ۴۰۳)

(یعنی مسجدوں میں اللہ کے ساتھ اُس کے غیر کی عبادت نہ کرو)

۴۔ **لما قام عبداللہ یدعوه** (الجن، آیت ۱۹)

اَیْ یـعـبـده (قرطبی، ج ۱۰، ص ۲۳۔ البحر المحیط، ج ۸، ص ۳۵۳۔ تفسیر کبیر، ج ۸، ص ۳۲۶)

(یعنی یدعوہ کا ترجمہ ہے یعبدہ "اس کی عبادت کرتا")

۵۔ **قل انما ادعوا ربی ولا اُشرك به احدا** (الجن، آیت ۲۰)

ادعوا ای اعبد (روح المعانی، پ ۲۹، ص ۹۳۔ البحر المحیط، ج ۸، ص ۳۵۳)

(اَدْعُوْ یعنی (اَعْبُدُ) میں عبادت کرتا ہوں)

۶۔ **والا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ** (الانعام، آیت ۱۰۸)

یعنی لا تسبوا ایها المؤ منون الاصنام التی یعبدها المشر کون (خازن، ج ۲، ص ۴۳)

(یعنی اے ایمان والو بتوں کو جن کی مشرک عبادت کرتے ہیں گالی نہ دو)

یہ معنی اس لئے اختیار کئے گئے کہ مشرکین اپنے بتوں کو معبود سمجھ کر پکارا کرتے تھے اور ایسا پکارنا عبادت ہی ہے، ہر جگہ **يَدْعُوْا** کا ترجمہ اگر محض پکارنے کے لفظ سے کر دیا جائے تو شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ ہر نداء اور خطاب عبادت ہے، حالانکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ صحیح نہیں، مثلاً :

لا تجعلوا دُعا الرسول بينكم كدعاء بعضكم بعضا (النور، آیت ۶۳)

مثل الذين كفروا كمثل الذى ينعق بما لا يسمع الا دُعا ءً و نداءٍ

(البقرہ، آیت ۱۷۱)

کہ یہاں ''**دُعَاء**'' اور ''**نِدَاء**'' دونوں میں سے کوئی بھی عبادت کے معنی میں نہیں، اگر کسی محض نداء اور خطاب کرنا عبادت ہو تو نماز میں ''**السلام عليك ايها النبى**'' کے الفاظ کیونکر شامل ہو سکتے ہیں، اسی طرح ابن ماجہ کی حدیث میں وارد ہے کہ ایک نابینا صحابی کی بینائی واپس آنے کی حاجت پوری ہونے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے اسے دُعا میں یہ الفاظ تلقین فرمائے :

''**يا محمد انى قد توجهت بك اِلىٰ ربى فى حاجتى هذهٖ لتقضىٰ اللهم فشفعه فِىَّ**''

(سنن ابن ماجہ، ص ۱۰۰)

علیٰ ہذا ہجرت کے موقع پر صحابہ کرام کا مختلف گلی کوچوں میں متفرق ہو کر یا محمد، یا رسول اللہ کی نداء کرنا اور پکارنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے، صحیح مسلم کی حدیث ہجرت میں ہے :

''**وتفرق الغلمان والخدم فى الطرق ينادون يا محمد يا رسول الله**''

(مسلم شریف، ج ۲، ص ۴۱۹)

رہا یہ شبہ کہ حدیث شریف میں وارد ہے'' **الدعا ءُ هو العبادة**'' جس سے ظاہر ہوتا

ہے کہ ہر دُعا عبادت ہے، تو یہ شبہ صحیح نہیں، اس لئے کہ اس حدیث میں مومن کی وہ دُعا مراد ہے جو کمال تضرع اور زاری وہ اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے اور اسی کمال تضرع وزاری کی بنا پر یہاں مبالغۃً حصر وارد ہوا ہے، یہ نہیں کہ ہر دُعا عبادت ہے یا دُعا کے سوا کوئی اور عمل عبادت ہی نہیں۔